سبق نمبر 16

[redacted]

گروپ کے راہنما، مُعاونین کے اس سبق کو پڑھنے کے لیے تیار کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

[redacted]

انجیل کے مختلف گروہ جسے (اعمال ۴:۲۳-۳۱، ۷:۶۰) سے خدا کے ساتھ بولنے ہوئے ذاتی وقت کے دوران آپ نے جو سیکھا ہے اسکو باری باری بیان کریں یا زبانی سے پڑھیں۔ اس شخص کو خاموشی سے سنیں، اسکو سمجھداری سے لیں اور قبول کریں، اسکے بارے میں کوئی بھی تشکو نہ کریں۔

[redacted]

A۔ غور وخوض

کلام متی ۴:۴
یسوع نے جواب دیا، انسان روٹی سے نہیں جیتا رہے گا بلکہ ہر وہ بات جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے۔ متی ۴:۴

یاددہانی کی اس آیت کو مفید بنانے کے لیے مندرجہ ذیل طریقے سے پڑھیں۔

انجیل کی آیت کے حوالے کو کاپی کی پچھلی جانب لکھیں۔

1۔ لکھا ہے! ان الفاظ کے کیا پوشیدہ معنی ہیں؟

یسوع نے جب بھی کلام مقدس کا حوالہ دیا اس نے اس محاورہ کا استعمال کیا۔ یسوع نے انجیل کے متعلق اچھے اور بُرے خیالات ہیں۔ انہوں نے کلام مقدس کو زندگی کی سچائی اور عقیدہ کے لیے اولین ذریعے سے مخاطب کیا اور یسوع نے کلام مقدس کو ہر مسئلے کے لیے آخری عدالتی حکم قرار دیا ہے۔ شیطان کی رغبت کا جواب دینے کے لیے یسوع نے تین بار کلام مقدس سے حوالہ دیا (استثنا ۸:۳، ۶:۱۳، ۱۶:۶)۔

2۔ خدا کے بولے ہوئے کلام نے ماضی کے لوگوں میں کس طرح زندگی لائی؟

پہلی مثال:

بائبل کی پہلی کتاب کے پہلے باب میں ہم نے پڑھا کہ خدا نے کہا "روشنی ہو جا اور روشنی ہو گئی" خدا کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میں اتنی طاقت تھی کہ

اس نے دنیا اور جو کچھ اس میں اور تمام عالم باکائنات میں ہے لاتعداد ستاروں کو تخلیق کر دیا (زبور ۳۳:۶؛ عبرانیوں ۱۱:۳)۔

دوسری مثال:

خدا نے اسرائیلیوں کو چالیس سال بیابان میں چلایا تاکہ وہ انکو عاجزی پر لائے اور انکا امتحان لے (استثنا ۸:۲-۳) الفاظ عاجزی کا بہترین ترجمہ دباؤ میں لانا ہے۔ خدا اسرائیلیوں کا امتحان لینے کیلئے انکو دباؤ کی حالت میں لایا۔ وہ صحراؤں میں خدا کی کم فراہمی کی وجہ سے بھوک سے مصیبت کا شکار ہو گئے۔ اگرچہ خدا سب جانتا ہے اور پہلے ہی جانتا تھا کہ اسرائیلیوں کے دلوں میں کیا ہے مگر اس نے پھر بھی انکو امتحان میں ڈالا تاکہ انکے دلوں اور نیتوں کو ظاہر کر سکے۔ مگر خدا انکی اس دباؤ کی حالت میں بھی خبرداری کرتا رہا۔ اپنے کلام سے اس نے کھانے کیلئے من سلوا کو پیدا کیا۔ خدا نے اس بات کی ذمہ داری کو نبھایا کہ انکے کپڑے بھی نہ پھٹے اور انکے پاؤں صحرا میں چلنے کی وجہ سے سوجے بھی نہیں۔ انکو دباؤ میں لانے اور پھر انکی دیکھ بھال کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ کسی دوسری مخلوق اور اپنے آپ پر بھروسہ نہ رکھیں بلکہ صرف خدا پر اعتماد رکھیں۔ خدا انکو یہ سبق سکھانا چاہتا تھا کہ وہ اور دنیا کے تمام لوگ خدا کے بولے ہوئے کلام پر روزانہ کی خوراک کیلئے آسرا رکھتے ہیں۔

تیسری مثال:

جب اسکیل فرشتے نے مریم سے کہا "خدا کا کلام بغیر اثر کے نہیں ہوگا" (لوقا ۱:۳۷) مریم کسی بھی مرد سے پیدا نہ ہونے والے ایک بچے کو حمل میں لیے ہوئے تھی اور اس بات کو بیان کر رہا تھا۔ یسوع مسیح نے خدا کے طاقت ور کہے ہوئے کلام کے ذریعے سے یسوع کی صورت میں انسانوں کی شکل اختیار کی (لوقا ۱:۳۴-۳۸)۔

چوتھی مثال:

صحرا میں چالیس دن کے روزوں کے بعد یسوع کو بھوک لگی۔ شیطان نے یسوع کو خدا پر بھروسہ کرنے بلکہ خود کی قابلیت پر بھروسہ کرنے کی رغبت دلائی پتھروں کو روٹی میں تبدیل کرنے سے۔ شیطان چاہتا ہے کہ لوگ اپنی زندگی کی ضرورتوں کو خود تخلیق کریں اور سمجھیں کہ انکو خدا کی کوئی ضرورت نہیں۔ لہذا یسوع نے اعلان کیا کہ انسان نہیں بلکہ خدا کے واحد ہے جو کہ لوگوں کی زندگی کے ہر گزرتے لمحوں کو اپنے کلام سے تخلیق کرتا ہے۔ چاہے آپ خدا پر یقین کریں یا نہ کریں مگر خدا اپنے طاقت ور تخلیقی کلام کو کہے تو دنیا میں روٹی اور خدا بالکل بھی نہیں ہوتی۔

3۔ خدا کا کہا ہوا ہر لفظ انسان اور کیلئے کیوں اہم ہے؟

خدا کے کہے ہوئے الفاظ اتنے طاقتور ہیں کہ وہ ہمارے سانس لینے کے لئے ہوا، انکو بارش اور سورج کی روشنی سے خدا پیدا کرتے ہیں جسکو ہم کھاتے ہیں۔ یہ اتنے طاقتور ہیں کہ یہ آدمی کو ہر دن اور مدت سہارا دیتے ہیں اگر خدا اپنے طاقتور الفاظ کو کہے تو دنیا میں کوئی بھی بارش، روشنی، خدا، پانی، سانس لینے کیلئے ہوا، دولت اور خوبصورت پھول نہیں ہوتے۔ خلاصہ یہ ہے کہ کسی بھی چیز کا وجود نہیں رہے گا کیونکہ خدا تمام چیزوں کو اپنے کلام کے ذریعے وجود میں لاتا ہے۔ اسی لئے یسوع نے کہا کہ انسان ہر اس بات سے جیتا ہو خدا کے منہ سے نکلتی ہے۔ خدا کے بولے ہوئے الفاظ انکی عظیم بادشاہت کے تمام مخلوق، تمام حالات اور تمام تاریخی واقعات کا اظہار کرتے ہیں۔

4۔ خدا کے لکھے ہوئے تمام الفاظ آدمی کیلئے کیوں اہم ہیں؟

خدا کے کہے ہوئے تمام احکامات کا جوکہ بائبل میں لازمی اندراج ہوا اور وہ خدا کے لکھے ہوئے کلام ہے۔ کلام مقدس میں خدا کے لکھے ہوئے کلام بھی طاقت ور اور موثر ہیں۔ آدمی صرف خدا کے بنائے ہوئے مقاصد کے تحت ہی جی سکتا ہے اور آدمی جب خدا کے لکھے ہوئے کلاموں کے مطابق زندگی گزارتا ہے تو کلام مقدس میں لکھے ہوئے الفاظ خدا کی پوشیدگی کو ظاہر کرتے ہیں (لوقا ۸:۱۰) جیسے ہتھوڑی سخت پتھروں کو توڑتی ہے اور جو نے جانوروں کو اور جیسے آگ کھاس پھوس کو جلاتی ہے (یرمیاہ ۲۳:۲۹)۔ خدا کے لکھے کلام میں انسانوں کے دلوں، سوچوں، خیالوں اور رویوں کو جانچ پرکھ کرنے کی قوت ہے (عبرانیوں ۴:۱۲)۔ لوگوں کی نجات ہوتی ہے جو اس کلام پر یقین کرتے ہیں (رومیوں ۱۰:۱۳-۱۷) اور ایماندار وں کی روحانی زندگی میں نشوونما پانے کی وجہ بنتے ہیں (۱-پطرس ۲:۲)۔ کلام میں لوگوں کو خدا کی سچائی سکھانے، لوگوں کو ان کے گناہ دکھانے، انکی غلطیوں کو بتا کر انکو خدا کی خدمت کیلئے تیار کرنے کی بہت ہی طاقت ہے (۲-تیمتھیس ۳:۱۶-۱۷)۔

ب۔ یاددہانی اور موازنہ

1. لکھیں۔ کلام مقدس کی آیت کو خالی جگہ یا اپنی نوٹ بک کے جگہ پر لکھیں۔

2. یاددہانی۔ کلام مقدس کی آیتوں کو صحیح طریقے سے یاد کریں۔ کلام متی ۴:۴۔

3. موازنہ۔ دو روپ میں بانٹ کر ایک دوسرے کی پچھلی یاد کی ہوئی آیتوں کا موازنہ کریں۔

[redacted]

بائبل کے مطالعہ کے پانچ اقدام کو استعمال میں لاتے ہوئے یوحنا 15:13-15 کا ایک ساتھ مطالعہ کریں۔

قدم 1: پڑھیں۔ خدا کا کلام

پڑھیں۔ چھیں ہم ایک ساتھ یوحنا ۱۵:۱۳-۱۵ کو پڑھیں۔ باری باری ایک ایک آیت کو پڑھیں جب تک ہم پڑھائی مکمل نہ کرلیں۔

قدم 2: دریافت کریں۔ مشاہدہ

تیاس کریں اس حصے میں سے کونسی سچائی آپ کیلئے اہم ہے؟ یا کونسی سچائی نے آپ کے دل و دماغ کو چھوا ہے؟

درج کریں ایک یا دو سچائیوں کو جو آپ نے سمجھی ہیں دریافت کریں، انکے بارے میں سوچیں اور اپنے خیالات کو نوٹ بک میں درج کریں۔

بیان کریں (جب گروپ کا ہر شخص دو منٹ تک سوچ اور لکھ چکے، اب انکو باری باری بیان کرنے دیں)

باری باری جو سب نے دریافت کیا ہے انکو بیان کریں۔

(مندرجہ ذیل دو وہ سے لوگوں نے دریافت کی ہیں انکی کچھ مثالیں ہیں، یاد رہے کہ ہر چھوٹے گروپ میں لوگ مختلف چیزوں کو دریافت کریں گے لازمی نہیں کہ آپ بھی چیزکو)۔

15:13

دریافت نمبر 1۔ **میں یسوع کا پرانا دشمن اب اُس کا دوست کہلاتا ہوں۔**

یسوع نے کہا کہ اس سے زیادہ کوئی محبت نہیں کہ کوئی اپنی جان دوست کیلئے دے دے۔ مجھے جس چیز نے گہرے طور پر متاثر کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے مجھ کو اپنا دوست کہا ہے۔ رومیوں 5 میں، میں نے پڑھا کہ ایمان لانے سے پہلے میں یا تھا اس وقت میں کمزور، بے عمل، گنہگار اور خدا کا دشمن تھا۔ میں اپنے کرداروں میں خاص طور پر کمزور تھا اور اپنے آپکو بدلنے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ میں خدا پرست نہیں تھا حالانکہ میں کسی بھی ایسی شے پر ایمان نہیں رکھتا تھا جسکو سب خدا کہتے ہیں۔ میرا رزہ ہ اور بے خدا کے بارے میں بالکل غلط نظریہ تھا۔ میرا خیال تھا کہ خدا اتنا عظیم ہے کہ کوئی بھی انکے ساتھ ذاتی رشتہ اور تعلقات قائم نہیں کر سکتا۔ میں نے ایک دن میں کئی بار نماز کی، بڑے عرصے تک روزے رکھے، اپنی دولت کو بانٹا اور دوسرے مذہبوں کی رسومات کا مشاہدہ کیا کیونکہ مجھے یہ خوف تھا کہ خدا مجھے جنت میں جگہ نہیں دیگا۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ خدا مجھے ایک دوست کی طرح پسند کریگا، مگر اب یسوع مجھے اپنا دوست کہتے ہیں۔ میرے دنیا میں بہت سے دوست ہیں مگر کسی کا بھی یسوع سے موازنہ نہیں ہو سکتا۔ ایک دوست کی حیثیت سے یسوع مجھ سے قریب ہو کر خدمتوں کو انجام دینا چاہتے ہیں۔ میرے لئے سب سے اہم چیز یہ ہے کہ میں ایک پرانا دشمن یسوع کا دوست کہلاتا ہوں۔

15:14

دریافت نمبر 2 **دوستی میں ذمہ داریاں ہیں**

یسوع نے کہا "جو میں نے تمہیں حکم کروں تم میرے دوست ہو"۔ میں سمجھ گیا کہ دوستی خود بخود نہیں ہوتی، دوستی میں کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ میں یسوع کا دوست صرف اس وقت بن سکتا ہوں جب یسوع کے تعلیم اور حکموں پر عمل کروں۔ یسوع نے یوحنا ۱۵:۹-۱۰ میں کہا "میری محبت میں قائم رہو اگر تم میرے حکموں کی پیروی کرو گے تو میری محبت میں قائم رہو گے"۔ مستقل طور پر یسوع کے حکموں پر عمل کرنے سے مجھے یسوع کی محبت میں قائم رہنے کی ضمانت ملتی ہے۔ میرے لئے سب سے اہم چیز یہ ہے کہ میں یسوع کی حقیقی دوستی چاہتا ہوں تو اب مجھے یسوع کی دوستی میں کچھ ذمہ داریوں کو نبھانا ہوگا۔

قدم نمبر 3: سوال	**وضاحت**
قیاس کریں۔	اس حصے میں سے کونسا ایسا سوال ہے جو آپ گروپ کے دوسرے لوگوں سے کرنا چاہیں گے۔ جیسے ہم یوحنا ۱۵:۱۳-۱۵ کی سب سچائیوں کو سمجھنے کی کوشش کریں اور انکے بارے میں سوال کریں جو ابھی بھی ہماری سمجھ میں نہیں آئیں۔
درج کریں	اپنے سوالوں کو جتنا واضح ہو سکے تیار کریں، پھر ان سوالوں کو اپنی نوٹ بک میں لکھیں۔
بیان کریں	(جب گروپ کا ہر فرد وقت لے سوچ اور لکھ چکے تو ہر شخص اپنا سوال بیان کرے)
گفتگو	(کچھ سوالوں کو چن کر گروپ کی صورت میں ان کا جواب دینے کی کوشش کریں) (مندرجہ ذیل ان سوالوں کی کچھ مثالیں ہیں جو حالبعلم پوچھ سکتے ہیں)۔

15:13

سوال نمبر 1: **اپنی زندگی کو دوست کیلئے قربان کرنے کے کیا معنی ہیں؟**

نوٹس۔ ہم اس بات میں غور و فکر کریں کہ کس طرح ایک طرف یسوع نے اپنی زندگی کو اپنے دوستوں کیلئے قربان کیا اور دوسری طرف ہم کس طرح لازمی اپنی زندگی کو دوستوں کیلئے قربان کریں۔

ایک لحاظ سے یسوع کی محبت بے مثال ہے

یسوع کی ہم سے محبت جسکو اس نے صلیب پر دکھایا بے مثال ہے۔ اسکی محبت لامحدود قیمت ہے۔ اسکی محبت کے ذاتی کردار اور اسکی آزادی دلانے کے نتائج کا ہماری محبت کے طور طریقوں سے بالکل بھی موازنہ نہیں ہو سکتا۔ ان خیالوں سے یسوع کی محبت مکمل طور پر بے مثال ہے اور اصلی نقل نہیں ہو سکتی۔ یسوع نے صرف ہمارے فائدے کیلئے جان نہیں دی بلکہ ہماری خاطر اپنی جان دی۔ یسوع کی محبت ہمیشہ قائم رہنے والی محبت ہے۔ اسکی محبت نے اسکو ہماری خاطر سولی پر چڑھا کر غربت اور مصیبت کا شکار کر کے خدا سے بے تعلق ہلایا۔ ہم اس قسم کی ذاتی قربانی اپنے دوستوں کیلئے نہیں دے سکتے۔

دوسرے لحاظ سے یسوع کی محبت ایک مثال ہے

پہر حال یوحنا ۱۵:۱۲-۱۳ میں لکھا ہے کہ "یہ میرا حکم ہے کہ ایکدوسرے سے اسی طرح محبت رکھو جیسے میں نے تم سے محبت رکھی ہے۔ اس سے مخصوص کوئی محبت نہیں کہ کوئی اپنی جان اپنے دوست کیلئے قربان کرے" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یسوع کی محبت میں ہمارے لیے ایک ایسا راستہ ہے جو کہ ہماری محبت کرنے کا طریقہ ہونا چاہیے اپنے دوستوں کیساتھ۔ یسوع کی محبت کی اس خصوصیت کی ہمیں غور و پیروی کرنی چاہیے کیونکہ یہ اسکی ذاتی قربانی کی مثال ہے۔ یسوع کہہ رہے ہیں کہ دوسروں سے ذاتی قربانی والی محبت رکھو جیسے میں نے تم سے رکھی ہے۔ ہم اس طرح سب ہی کر سکتے ہیں جب ہم اپنی ترجیحات اور ذات کو دوسروں کیلئے وقف کریں۔ ذاتی محبت کی ہمیشہ قیمت ہوتی ہے۔ اس میں وقت، پیسے، طاقت اور ذاتی ترجیحات کو ایک طرف رکھنا پڑتا ہے۔ اگرچہ میں اپنے دوستوں کو ہمیشہ قائم رہنے والی محبت نہیں دکھا سکتا مگر میں پھر بھی ذاتی قربانی والی محبت کو دوستوں کیساتھ ہا سکتا ہوں۔ میں اپنی جان کو دوستوں کیلئے قربان کرتا ہوں جب میں انکو ذاتی محبت دکھاتا ہوں۔

ایماندار اور دوستی کی پہلی خصوصیات یا خصوصیت

ایماندار اور دوستی کی پہلی خصوصیات یا خصوصیت ہے جو کہ ہمیشہ ذاتی قربانی کی دوسروں کے فائدے کیلئے ابتدا کرتی ہے۔ ایماندار دوست یہ نہیں سوچتے کہ اس دوستی سے میں خود کیلئے کیا حاصل کر سکتا ہوں مگر اس کے وہ یہ سوچتے ہیں کہ میں اس دوستی میں کیا لا سکتا ہوں؟

15:14

سوال نمبر 2: کوئی شخص صرف یسوع کے حکموں پر عمل کر کے ہی کیوں اُس کا دوست ہوتا ہے؟

نوٹس۔

یسوع کی ذمہ داری: یسوع ہم سے شفقت بھری محبت رکھتے ہیں۔

اگر میں یسوع کے کچھ فرمانوں پر عمل کرنے میں ناکام رہوں یا اب بھی میں یسوع کا دوست ہوں؟ یہ بہت ہی دلچسپ سوال ہے۔ چلیں ہم غور کریں کہ اس وقت یسوع کے شاگرد کس طرح کے تھے۔ عید فسح کے وقت جب شاگرد اس کھانے کو کھا رہے تھے، کچھ شاگرد آپس میں یہ تکرار کر رہے تھے کہ ان میں سب سے بڑا کون سمجھا جائے گا (لوقا ۲۲:۲۴) جب وہ بالاخانہ میں پہنچے تو کوئی بھی ایکدوسرے کے پاؤں دھلانے پر راضی نہیں تھا (یوحنا ۱۳) اس کھانے کے بعد کوئی بھی ان میں سے ایک گھنٹے تک جاگ نہ رہا اور جب یسوع کو گرفتار کرنے کیلئے سپاہی آئے تو پطرس تلوار لے آیا۔ اس نے اپنی تلوار سے ایک کا کان سر سے جدا کر دیا۔ اس کے بعد تمام شاگرد یسوع کو چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ اگلے دن صبح سویرے پطرس نے یسوع کا تین بار انکار کیا۔ یسوع کے شاگردوں نے بہت سے مقاموں پر اپنے طریقوں سے نامعقول کرداروں کا مظاہرہ کیا۔ یسوع نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ باتیں اور واقعات پیش آئیں گے انکو اپنا کہا۔ یسوع کی محبت کتنی شفقت والی محبت ہے۔ یسوع کی ہم سے روحانی محبت کی ذمہ داری کرداروں اور ناکامیوں سے نہیں بلکہ ہم سے

اسکی ذاتی قربانی والی محبت سے ہوتا ہے۔

ہماری ذمہ داری: ہمیں اپنی دوستی کے رشتے کو یسوع کے نام پر بہتر بنانا چاہیے۔

یسوع سے دوستی کے رشتے کو کتنے طریقے ہماری بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اپنی دوستی کو یسوع کی شراکت پر قائم کریں۔ یسوع سے دوستی ہماری شراکت پر نہیں بلکہ اسکی شراکت پر ہے۔ یسوع پہل کرتے ہیں کہ اسکی دوستی میں کس بات کا اندراج اور کس بات کا اخراج ہونا چاہیے۔ صرف یسوع ہی حکموں کو بناتے ہیں اور وہی دوستی کے رشتوں کی حد کو قائم کرتے ہیں۔ یہ بہت ہی ضروری ہے یسوع کی ساتھ دوستی دنیا کی دوستی جیسی نہیں ہے۔ دنیا کی دوستی کچھ خاص احساسات، دوسرے کو پسند اور ناپسند کے قوانین پر اور ساتھ میں کچھ عمل کرنے کے جذبوں پر مبنی ہے۔ مگر یسوع کی دوستی مختلف ہے، اسکے بہت ہی صاف حدود اور معیار ہیں۔ ہم یسوع کے ساتھ صرف اس وقت ہو سکتے ہیں جب اسکے حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ یسوع اپنے ساتھ دوستی کی حدود مقرر کرتے ہیں

یسوع کہتا ہے اور ہماری یسوع سے محبت اس وجہ سے ممکن ہے کہ ہم اُسکے چنے ہوئے لوگ ہیں۔

ہم یسوع کی پیروی کی ذمہ داریوں کو ایک طرف اور یسوع کی شفقت کو دوسرے لئے جو کہ بہت سی غلط فہمیوں کا شکار ہیں دوسری طرف کس طرح مواقفت کر سکتے ہیں؟ اسکا جواب یوحنا 15:15 ہے۔ یسوع نے کہا" میں نے اس دنیا میں سے تم کو چنا ہے" اس نے شیطان کے غلط اصولوں کی دنیا اور گناہ سے نجات دلائی۔ جلد ہی وہ اپنے روح القدس کو ان پر نازل کریگا۔ روح القدس کی حکمت اور طاقت سے وہ یسوع کے حکموں پر عمل کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ یسوع بھی ہم سے اسی طرح کا برتاؤ کرتے ہیں اور ہم سے ان ہی چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں جو انہوں نے ہم کو اپنی رحمت سے بخشی ہیں۔ یسوع ہم سے کبھی نامعقول چیزوں کا مطالبہ نہیں کرتے۔ اس نے اپنی رحمت سے ہم کو وہ سب چیزیں عطا کی ہیں جو اسکی پیروی کرنے میں ہماری مدد کرتی ہیں۔ یسوع نے ہمیں نہ صرف اسکے حکموں کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے بلکہ ہمیں اپنے روح القدس سے پاک کر دیا ہے تاکہ ہم اسکے حکموں کی پیروی کرنا چاہیں اور پھر پیروی کرنے کے قابل بنیں اور پیروی کریں (۱-پطرس ۱:۱-۲)۔

مسیحی دوستی کی دوسری خصوصیت

مسیحیوں کی دوستی کی دوسری خصوصیت سچی دوستی ہے جسکی چھ حدیں اور معیار ہوتے ہیں جو کہ یسوع مسیح کے حکموں اور تعلیم پر مبنی ہیں۔ ایماندار دوست کبھی بھی دنیا والی دنیا کے معیار اور طریقوں کو نہیں اپناتے بلکہ ایماندار دوست یسوع کے طریقوں اور معیاروں جو انجیل میں قائم ہیں ان پر عمل کرتے ہیں۔ وہ یسوع کے طریقوں پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ان پر عمل کر سکتے ہیں اور عمل کریں گے۔ سچا دوست یسوع کتاب مقدس کی تعلیم کو ایک معیار اور حد کے طور پر مان کر اس پر عمل سے دوستی کو بہتر بنائے گا۔

15:15

سوال نمبر 3 **یسوع کے شاگرد اب نوکر کیوں نہیں کہلاتے؟**

نوٹس۔ یسوع نے کہا" میں تمسوا آئندہ نوکر نہیں کہوں گا کیونکہ نوکر اپنے مالک کے کاموں کو نہیں جانتا، اسکے بجائے میں تمسو دوست کہتا ہوں اور جو کچھ میں نے اپنے باپ سے سیکھا ہے وہ تم پر ظاہر کیا ہے۔ اسی شام کچھ وقت پہلے یسوع نے سکھایا کہ اگر استاد آقا کے پاؤں دھوتا ہے تو وہ بھی لازمی ایکدوسرے کے پاؤں دھوئیں کیونکہ کوئی بھی نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا (یوحنا ۱۳:۱۴-۱۶)۔ یوحنا ۱۳ میں شاگرد نوکر کہلانے اور یوحنا ۱۵ میں وہ

آئندہ کو نوکر نہیں رہے۔ تو یسوع کے شاگرد آئندہ کو نوکر کیوں نہیں کہلائے؟

لفظ خادم یا نوکر پوزیشن یا مقام پر زور دیتا ہے

لفظ خادم شاگردوں کے یسوع کے اور ایک دوسرے کے ساتھ رشتے کے مقام پر زور دیتا ہے۔ شام کی ابتدا میں یسوع نے انکو عاجزی سے ایک دوسرے کی خدمت کرنے کی تعلیم دی۔ دنیا میں نوکر کبھی بھی اپنے مالک سے برابر نہیں ہوتا ہے تو اگر یسوع اپنے شاگردوں کے پاؤں دھو سکتے ہیں تو انکے خادم ایک دوسرے کے پاؤں کو اور کتنا مزید دھوئیں؟ شاگرد ولازماً ایک خادم کی طرح ایک دوسرے کی خدمت کریں اور انکے پاؤں دھوئیں۔ پاؤں دھونے کے معنی ہیں کہ آپ خوشی کے ساتھ لوگوں کے درمیان کم تر مقام اور خدمت کو انجام دیں جسکو دوسرے لوگ کرنے میں ناکام یا راضی نہ ہوں۔ لہٰذا، یوحنا ۱۳ میں شاگردوں کے یسوع اور ایک دوسرے کیساتھ رشتوں پر زور دیا گیا ہے۔ شاگردوں کا خادموں والا مقام ہے۔

لفظ دوست کا تعلق دوستی ہے

ایماندار اور دوستی کی تیسری خصوصیت سچی دوستی ہے جو کہ بیشتر کھلے طور پر ایک دوسرے کیساتھ وہ بیان کرتے ہیں جو انہوں نے خدا باپ سے سیکھا ہے۔ ایماندار دوست خدا سے سیکھی ہوئی باتوں کو اپنے تک نہیں رکھتے بلکہ دوسروں سے اچھی طرح بیان کرتے ہیں۔

مسیحی آئندہ کو قانون (شریعت) کے غلام نہیں بلکہ یسوع کے دوست ہیں جو کہ قانون (شریعت) کو دینے والا ہے

آپ ذاتی قربانی والی محبت سے دوستی بناتے ہیں

دوست اور خادم کے درمیان ایک اور فرق ہوتا ہے۔ یہودی انسانوں کے بنائے ہوئے قانون اور رسم و رواج کے بوجھ کے تلے دبے ہوئے تھے۔ وہ انسانوں کی وضع کی ہوئی شریعت کے خادم نہیں بلکہ غلام تھے۔ بہر حال شاگردوں نے یسوع کے نوکر کو قبول کیا اور اپنے بوجھ کو ہلکا کیا (متی ۱۱:۲۸-۳۰) وہ آئندہ کو اس شریعت کے غلام نہیں رہے جسکو انسانوں نے اپنے آپکو انسانوں کے رسم و رواج اور خدا بننے کے پیدا کیا تھا۔ وہ یسوع کے دوست بنے جنہوں نے اپنے آپکو یسوع کے مقاصد کیلئے اس دنیا میں قربان اور وقف کیا۔ یسوع کے دوست اپنے آپکو کبھی ختم نہ ہونے والے قانون پر نہیں بلکہ خدا کی حکومت کو بڑھانے میں وقف کرتے ہیں۔ یسوع کے دوست یسوع کو زیادہ سے زیادہ اپنے دل کا حکمران بناتے ہیں اور اچھی زندگی کی مثال قائم کر کے دوسروں کو اپنے دل میں یسوع کی حکمرانی قائم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

15:13-15

سوال نمبر 4۔ **مشقی طور پر میں دوست کیسے بنا سکتا ہوں اور انکو کس طرح دوست کی طرح رکھ سکتا ہوں؟**

نوٹس: یسوع نے جنکے لئے اپنی ذاتی قربانی دی انکو دوست کہا، جنہوں نے یسوع کے حکموں پر عمل کیا یسوع نے انکو دوست کہا۔ یسوع نے جو کچھ خدا سے سیکھا انکو جس سے بیان کیا انکو دوست کہا۔

کتاب کا یہ حصہ ہمیں حقیقی دوست بنانے کے طریقے کو سکھاتا ہے۔ یوحنا ۱۵:۱۲-۱۵ ہمیں ایماندار دوستی کے اصول سکھاتا ہے۔

مسیحی دوستی کا پہلا اصول آیت نمبر 13 سے ملتا ہے

آپ ذاتی قربانی والی محبت سے دوست بناتے ہیں

دوسروں کے دوست بنانے کا انتظار نہ کریں بلکہ آپ دوستی بنانے میں پہلا قدم اٹھائیں۔ دنیا میں لوگ پوچھتے ہیں کہ میرا دوست کون ہے؟ مگر ایماندار یہ سوال کرتے کہ میں کس کا دوست ہوں؟ یسوع نے ان سے دوستی میں پہلا قدم اٹھایا جو اسکے دشمن تھے۔ یسوع کی طرح ایماندار کبھی محروم محبت لوگوں سے ذاتی قربانی والی محبت کو قائم کرنا چاہتے۔ مسیحیوں کو بے دوست لوگوں سے دوستی دکھانی چاہئے۔ وہ شاید اکیلے پن کے شکار لوگوں سے دوستی کریں اور بولوگ دنیا میں کھوئے ہوئے ہیں ان سے دوستی کر کے انکو یسوع کے پاس لائیں۔

مسیحی دوستی کا دوسرا اصول آیت نمبر 14 سے آتا ہے

آپ ایک دوسرے کو اس میں کھینچتے رہنے سے برقرار رکھتے ہیں جو مسیح چاہتا ہے کہ آپ بنیں

دوسروں کو دنیا کے معیار، طرز زندگی گزارنے اور کاروباری کی طرف نہیں کھینچنا چاہئے بلکہ ایکدوسرے کو یسوع کے معیار، طرز زندگی پر فرمانبرداری کیلئے رجوع کریں۔ سچی محبت صرف یسوع سے محبت اور یسوع کے حکموں پر عمل کے ذریعے سے موجود ہو کر پھلتی پھولتی ہے۔ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ انکو دنیا کے کم معیار اور گندی طرز زندگی کے مطابق بننا چاہئے تاکہ وہ دوست کہلائیں اور دوسرے لوگ انکو قبول کریں۔ مگر ایماندار یہ سمجھتے ہیں کہ انکو مثبت طریقوں کی طرز زندگی اور معیار کا اثر دوسروں پر کرنا چاہئے تاکہ انکی دوستی معنی طلب اور ہمیشہ کیلئے قائم ہو سکے۔ ایماندار دنیا کے شیطانی لوگوں کی طرح بیسی دوستی نہیں کرتے بلکہ ان لوگوں کو زیادہ سے زیادہ یسوع کی طرح بننے میں مدد کرتے ہیں۔

مسیحی دوستی کا تیسرا اصول آیت نمبر 15 میں ہے

آپ اپنی دوستی کو جو خدا سے سیکھا ہے اسکو دوسروں سے بیان کر کے مزید گہرا بنا سکتے ہیں

اپنی باتوں کو دنیاوی چیزوں اور خبروں پر محدود نہ کریں بلکہ خدا کتاب مقدس اور جو خدا آپکو روزانہ سکھاتا ہے اسکے متعلق گفتگو کریں۔ دنیا میں لوگ روحانی گفتگو کرنے سے خوف کھاتے ہیں کیونکہ وہ بے علم ہیں۔ ایماندار لوگوں کی سچائیوں کو تلاش کرنے میں اس طرح مدد کریں کہ انکو شرمندگی نہ ہو۔

لہٰذا میں دوسروں کیساتھ حقیقی دوست بناتا ہوں جب میں ذاتی قربانی کی محبت میں پہل کرتا ہوں۔ جب میں یسوع کے حکموں اور معیاروں کی طرف رجوع کرتا ہوں اور جو خدا نے سکھایا ہے اسکو بیان کرتا ہوں

عمل نمبر 4.	**عمل**	**اعلانات**

غور کریں۔ ایماندار وں کیلئے اس حصے میں سے کونسی سچائیاں ممکنہ اعلانات ہیں؟

بیان اور درج کریں۔ جیسے ہم ایکدوسرے کیساتھ دماغ لڑا کر یوحنا ۱۵: ۱۳-۱۵ سے ممکنہ اعلانات کی فہرست تیار کریں۔

قیاس کریں کہ کونسے ممکنہ اعلانات کو خدا آپکے ذاتی اعلانات میں بدلنا چاہتا ہے؟

درج کریں۔ ان ذاتی اعلانات کو اپنی نوٹ بک میں لکھیں، ذاتی عمل کی درخواست کو بیان کرنے میں آزادی محسوس کریں (یاد رہے کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف اعلانات پر عمل کریں گے یہاں تک کہ ایک ہی سچائی کے مختلف اعلانات بنائیں گے) مندرجہ ذیل ممکنہ اعلانات کی کچھ مثالیں ہیں۔

1۔ یوحنا 15:13-15 سے عملہ عمل کی درخواستوں کی مثالیں

15:13۔ جو لوگ تمہارے خلاف تنہائی کا شکار یا محروم محبت اور کھائے ہوئے ہیں ان سے دوستی میں پہل کریں۔

15:14۔ اپنے تمام دوستوں کو یسوع مسیح کے حکموں اور تعلیم کے مطابق زندگی کے معیار اور حدوں پر عمل کرنے کیلئے زور دیں۔

15:15۔ جو آپ نے خدا سے سیکھا ہے اسکو اپنے دوستوں سے بیان کریں۔

امثال سے عملہ عمل کی درخواستوں کی مثالیں

12:26۔ صادق اپنے دوستوں میں امتیاز کرتا ہے۔

13:20۔ جو دانا کی کیساتھ چلتا ہے وہ دانا ہوتا ہے۔

16:28۔ غیبت کرنے والا شخص گہرا دوست کھو دیتا ہے۔

17:17۔ دوست ہمیشہ محبت رکھتا ہے اور بھائی مصیبت کے دن کیلئے پیدا ہوا ہے۔

18:24۔ جو ہر ایک سے دوستی رکھتا ہے وہ برباد ہو جاتا ہے مگر ایسا دوست بھی ہے جو بھائی سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔

19:4,6 جو بہت انعام دینے لوگ بہت سے دوست ہوتے ہیں اور جو غریب ہے لوگ اس سے دوری اختیار کرتے ہیں

19:20۔ مشوروں کو سنو اور ہدایت اختیار کرو تاکہ بالآخر تم دانا بن سکو۔

19:25۔ دانش مند کو ٹوکو اور ملامت کرو اور وہ علم حاصل کرے گا۔

20:19۔ غیبت کرنے والا راز فاش کرتا ہے اس لئے اس سے دور رہو۔

22:11۔ جو پاک دلی کو چاہتا ہے وہ ہونٹوں میں لطف ہے اور بادشاہ اسکا دوست بنتا ہے۔

2:24-25۔ غصہ کرنے والے سے دوستی نہ رکھو اور غصیلا شخص کے ساتھ نہ جاؤ مبادا تم اسکے طور طریقے سیکھ کر مصیبت کا شکار ہو جاؤ۔

23:20۔ زیادہ گوشت کھانے والوں اور شرابیوں میں شامل نہ ہو۔

24.1-2۔ شریروں پر رشک نہ کرو اور انکی صحبت کی خواہش مت رکھو کیونکہ انکے دل ظلم پیدا کرتے ہیں اور لب شرارتوں کو جنم دیتے ہیں۔

26:4-5۔ احمق کو اسکی حماقت کے تحت جواب نہ دو ورنہ تم بھی اسکی طرح بن جاؤ گے۔ احمق کا جواب حماقت سے دینے میں وہ دانشمند بن جائے گا۔

26:9-10 احمق کے ہاتھ میں تمثیل شرابی کے ہاتھ میں چبھنے والے کانٹے کی طرح ہے جو اخلاق اور مزدوروں کو کام پر لگاتا ہے وہ اس تیر انداز کی طرح ہے جو ہر آپ راہگزر کو زخمی کرتا ہے۔

27:5-6۔ کھلی محبت سے کھلی ملامت بہتر ہے۔ دشمن کے بوسے بے وفا ہیں اور دوست کے زخم وفادار ہیں۔

27:9۔ تیل اور عطر کے فرحت کے حساس کی طرح دوست کے مشوروں سے دل کو خوشی ملتی ہے۔

27:10 اپنے اور اپنے باپ کے دوستوں کو ترک نہ کرو۔

27:17۔ جس طرح لوہا لوہے کو تیز کرتا ہے اسی طرح دوست دوست کو صدا حاصل ہے۔

2۔ ذاتی عمل کی درخواستوں کی مثالیں

a۔ یوحنا کی انجیل نے مجھے دوست بنانے کا طریقہ سکھایا ہے۔ ہمیشہ اس فکر میں مبتلا رہتے ہے کہ کون میرا دوست ہے میں ذاتی قربانی کی محبت سے دوست بنانے میں پہل کرنا چاہتا ہوں۔ میں دوسروں سے دوستی کرنے میں پہل کرنا بند کرنا چاہتا ہوں بجائے اس کے کہ وہ پہل کریں۔ میں حقیقت میں ذاتی قربانی اور ذات کی نفی کے بارے میں مزید سمجھنا چاہتا ہوں۔ میں امثال کی کتاب کا مطالعہ کرونگا کیونکہ یہ دوستی کے بارے میں بہت کچھ سکھاتی ہے، میں اسکو تین لفظوں میں یاد رکھنا چاہتا ہوں جو کہ ذاتی نفی، ذاتی قربانی اور ذاتی نظم وضبط کی پابندی ہیں۔

b۔ میں ایک دوست کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کو مستقل طور پر بخوبی انجام دینا چاہتا ہوں۔ یوحنا کی انجیل مجھے یہ سکھاتی ہے کہ یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں اپنے دوستوں کو یسوع مسیح کے سچوں اور تعلیم سے زندگی کی حد بندی اور معیار قائم کرنے پر زور دوں۔ ان سے جو میں نے سیکھا ہے اسکو بیان کرنا چاہتا ہوں، امثال کی کتاب مجھے شیئر کرتی ہے کہ یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں اپنے دوستوں کو تنبیہ اور تادیب دوں تاکہ وہ بندھنوں سے بچ سکیں اور دوسروں سے بہتری قائم کر سکیں۔ میں اسکو ایک لفظ میں یاد رکھنا چاہتا ہوں، مؤثر۔ میں اپنے دوستوں پر مثبت طریقے سے اثر انداز ہونا چاہتا ہوں۔

عمل نمبر 5:	**دعا**	**جواب**

چلیں ہم باری باری اس ایک شے کے بارے میں دعا کریں جو ہم نے یوحنا ۱۵:۱۳-۱۵ سے سیکھا ہے، انجیل کی تعلیم کے دوران جو سیکھا ہے اسکے لئے دعا کریں۔ ایک یا دو جملوں میں دعا کرنے کی مشق کریں۔ یاد رہے کہ گروپ کا ہر فرد مختلف چیزوں پہلے دعا کرے گا خواہ وہ نکتہ کی ایک چیز کے بارے میں ہو)

[redacted]

ایک یا دو کی صورت میں مستقل دعا کریں۔ ایکدوسرے اور دنیا کے لوگوں کیلئے بھی دعا کریں۔

[redacted]

(گروپ کے رہنما گروپ کے لوگوں کو سبق پر تیاری کرنے کے نام ایک جملے پر لکھ کر یا اگلا اپنی کاپی وغیرہ میں لکھنے کو دیں :۔

۱۔ عہد: منادی بنانے کا عہد کریں، گروپ یا کسی ایک فرد کے ساتھ وعدہ، یوحنا ۱۵:۱۳-۱۵ کی تعلیم یا اپنی نجات کی گواہی کو بیان کرنے کی تعلیم دیں

۲۔ خدا کے ساتھ ذاتی وقت گزارنا: اعمال ۲:۴۲-۴۷، ۲۰ کے ذریعے خدا کیساتھ ذاتی وقت بنائیں اور سچائی کو اپنانے کے پسندیدہ طریقہ کو استعمال کریں، ڈائری بنائیں، غور وفکر کریں۔

۳۔ زبانی: کلام۔ متی ۴:۴ روزانہ پچھلی یاد کی ہوئی ۵ آیتوں کو دوہرائیں۔

۴۔ دعا: کسی خاص بندے یا چیز کیلئے خدا سے اس ہفتہ دعا کریں اور دیکھیں کہ خدا کیا کرتا ہے جواب دیتا ہے (زبور ۵:۳)

۵۔ اپنی ڈائری کو اپ ڈیٹ کریں: ڈائری کو شاگرد بنانے کے سلسلے میں اپ ڈیٹ کریں، عبادتی وستاویز، تعلیم، اور اس مشق کی تیاری کو بھی شامل کریں۔